مغرب سے مذاکرات

ناظمِ اعلیٰ وفاق کے نام ایک خط اور اس کا جواب

محترم قاری محمد حنیف جالندھری صاحب ————— السلام علیکم

سلام کے بعد عرض ہے کہ راولپنڈی کی بارانی یونی ورسٹی میں عالم البشریات کا طالب علم ہوں۔ افغانستان میں طالبان حکومت کے زوال کے بعد جس طرح ان کے قیام وجود سے جوڑی ہر چیز کو نشانہ تنقید بنایا گیا اور میڈیا کے پروپیگنڈے کے ساتھ ہر اس تحریک اور جماعت کو جو اسلامی نظام لانے کا ذریعہ بن سکتی ہیں غلط انداز اور غلط روپ میں دکھایا گیا اور دنیا کو ان تحریکوں اور اداروں کے بارے میں گمراہ کیا گیا یہ چیزیں یقیناً آپ کے علم میں ہوں گی۔ اس سلسلے میں موجودہ حکومت نے بھی کوئی کسر نہ چھوڑی اور مدارس اور ان کو چلانے والے فلاحی اداروں کو بدنام کرنے کی ایک بار پھر ناکام کوشش کی۔ یونی ورسٹی کا طالب علم ہونے کی حیثیت سے میرا تھیس کا مقالہ بھی مدارس کے گرد گھومتا ہے۔ جس میں ہم نے مدارس کے بارے میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں، اعتراضات کو دور کرنے کی اپنی سی کوشش کی ہے تاکہ مدارس کی خدمات کو بھی سراہا جائے اور ان کی سچی تصویر پیش کی جائے۔ میرے مقالے کا ایک جز اسلام اور مغرب کے درمیان مذاکرات بھی ہیں جو کہ موجودہ بین الاقوامی تناظر میں وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بحیثیت وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ ہونے کے ناتے آپ سے عرض یہ کرنی ہے کہ اس سلسلے میں دینی مدارس کی کیا رائے ہے اور وہ کیا سوچتے ہیں۔ کیا مغرب سے مذاکرات ہونے چاہئیں۔ اگر ہونے چاہئیں تو اسلام اس بارے میں کیا حدود مقرر کرتا ہے اور کن کن موضوعات میں اہلِ مغرب سے بات چیت کی جاسکتی ہیں تاکہ بڑھتی ہوئی کشیدگیوں اور غلط فہمیوں کو کم کیا جاسکے اور تہذیبوں کو ٹکرانے سے بچایا جاسکے۔ اسی حوالے سے آپ کی تفصیلی رائے لینا مقصود ہے۔ اس سلسلے میں میری معلومات کے مطابق آپ ناروے کے سفر پر بھی گئے تھے۔ اگر اس Meeting اور Disscussion کی تحریری کاپی مجھے مل جائے یا اس سلسلے میں آپ کوئی تحریری رہنمائی فرمادیں تو یہ میرے لیے باعث سعادت ہوگی اور یقیناً مدارس کے حق میں بھی۔ میں نے ٹیلی فون پر بھی کئی مرتبہ آپ کے دفتر میں رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن کوئی تسلی بخش جواب نہیں مل سکا۔ برائے کرم آپ سے پرزور التماس ہے کہ بندہ ناچیز کی اس حوالے سے راہنمائی فرمادیں۔

میں آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔

آپ کا مخلص

محمد عامر خورشید

جنوری ۲۰۰۵ء

دکان نمبر B/562، گلی نمبر 26

نیا محلہ، راولپنڈی